غزلیں

ابواللیث صدیقی

○

عجیب رنگ تھا کچھ عرض حال سے پہلے
جواب ڈھونڈ رہے تھے سوال سے پہلے

مری نظر میں ہے روشن ترا وہی چہرہ
جو تھا فراق کی گرد ملال سے پہلے

اب ان کو ڈھونڈنے نکلے ہیں شہر شہر کہ جو
مثال چھوڑ گئے ہیں مثال سے پہلے

بلند ہو کے ہی رہنا تھا اس کو نیزے پر
کہ سر جھکا ہی نہ تھا اس مآل سے پہلے

بیاں کچھ اس لیے عرض ہنر سے خالی تھا
کہ شعر بن بھی چکا تھا خیال سے پہلے

کہ اب عروج پہ قائم تو رہ نہیں سکتے
لگی تھی فکر یہ خوف زوال سے پہلے

ہمارے سر پہ کوئی رب ذوالجلال بھی ہے
یہ جان لینا تھا جوش جلال سے پہلے

ترے کرم کا یہ اعجاز ہے کہ میں خود ہی
پگھل گیا عرق انفعال سے پہلے

P.M.D 273/332، اکبر پور، الہ آباد (یوپی)

عبدالحمید

○

اندھیرا اُجالا کہاں سے ہوا
تماشا تماشا کہاں سے ہوا

ہوا جس سبب سے یہ سب ہاؤ ہو
سبب وہ بھی پیدا کہاں سے ہوا

نہیں رند میخوار میں سے جو شیخ
شریک مصلّٰی کہاں سے ہوا

نہ تھا کار دنیا سے کچھ واسطہ
تو پھر کار دنیا کہاں سے ہوا

کوئی آئینہ بھی نہ تھا سامنے
تو پھر تیرے جیسا کہاں سے ہوا

اگر آسمانوں میں اُڑتے پھرے
زمیں کا نظارہ کہاں سے ہوا

اگر اس کی اتنی توجہ نہ تھی
ہمارا گزارا کہاں سے ہوا

چک ہری ہربن جھولسی، الہ آباد (یوپی)